اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 86:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

نمازِ استخارہ کے فضائل واَحکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

استخارہ سے متعلق غلط فہمیاں:

استخارہ ایک سنت عمل ہے جس کا مقصد اور طریقہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، لیکن آجکل عمومی طور پر بہت سے مسلمان استخارہ کے بارے میں بہت سی نظریاتی اور عملی غلطیوں کا شکار ہیں جیسے کہ:

- استخارہ غیبی باتیں جاننے کا نام ہے۔
- استخارہ کوئی فال ہے جسے نکالا جاتا ہے۔
- استخارہ تو نیک لوگ ہی کر سکتے ہیں۔
- استخارہ دوسروں سے کرایا جاتا ہے۔
- استخارہ کے لیے عاملوں کی خدمات لی جاتی ہیں۔
- استخارہ رات کے وقت کرنا ضروری ہے۔
- استخارہ کے بعد سونا ضروری ہے۔
- استخارہ کرنے کے بعد سونے سے پہلے کسی سے بات چیت نہیں کرنی چاہیے۔
- استخارہ کے بعد خواب کا آنا ضروری ہے۔
- استخارہ کے بعد خواب میں ضرور اشارے مل جاتے ہیں۔
- آن لائن استخارہ کے ذریعے فوری طور پر کسی کام سے متعلق خیر اور شر معلوم کیا جا سکتا ہے۔
- استخارہ میں قرآن کریم سے بھی فال نکالا جاتا ہے۔
- استخارہ کو باقاعدہ کاروبار بنا دیا گیا ہے۔
- بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے استخارے میں دیکھ لیا ہے، اس میں آیا ہے کہ یہ کام درست نہیں۔

اس طرح کی بہت سی باتیں عوام میں رائج ہیں جو کہ واضح طور پر غلط فہمی کا نتیجہ ہیں کیوں کہ استخارے سے متعلق یہ تصورات قرآن وسنت سے کہیں ثابت نہیں، بلکہ بہت سی خرابیوں کی وجہ سے ممنوع ہیں۔ چنانچہ استاد

محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں:

”استخارہ کسے کہتے ہیں؟ اس بارے میں لوگوں کے درمیان طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کا کوئی خاص طریقہ اور خاص عمل ہوتا ہے، اس کے بعد کوئی خواب نظر آتا ہے اور اس خواب کے اندر ہدایت دی جاتی ہے کہ فلاں کام کرو یا نہ کرو۔ خوب سمجھ لیں کہ حضور اقدس ﷺ سے استخارہ کا جو مسنون طریقہ ثابت ہے اس میں اس قسم کی کوئی بات موجود نہیں۔“ (اصلاحی خطبات جلد10)

اس لیے استخارے سے متعلق شریعت کی تعلیمات سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے مقاصد اور فوائد اچھی طرح حاصل ہوں۔

استخارہ کی فضیلت واہمیت:

احادیث مبارکہ میں استخارہ کی بڑی ہی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔

1۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہمیں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

- صحیح بخاری میں ہے:

1162- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ .... (وتمام الحديث سيأتي)

اس حدیث سے استخارہ کی بہت بڑی اہمیت معلوم ہو جاتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام کو کس قدر تاکید واہتمام سے استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے۔

2۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ”آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے، اور آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی

رہے، جبکہ آدمی کی بد بختی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہ کرے، اور آدمی کی بد بختی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر خوش نہ ہو۔“

- مسند احمد میں ہے:

1444- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:«مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللهَ، وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللهُ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

گویا کہ استخارہ کرنا بندے کی نیک بختی اور خوش نصیبی کی علامت ہے!

3۔الزُّہد للامام ابن المبارک میں ہے:

128- أخبرنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مَكْحُولٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ يَسْتَخِيرَ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَخْتَارُ لَهُ، فَيَسْخَطُ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَا يَلْبَثُ أَنْ يَنْظُرَ فِي الْعَاقِبَةِ، فَإِذَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ.

اس روایت میں استخارہ سے متعلق متعدد غلط فہمیوں کا بڑی خوبی کے ساتھ اِزالہ کیا گیا ہے۔ اس روایت کا مطلب استاذ محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم یوں بیان فرماتے ہیں:

”یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک ارشاد ہے، فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہے کہ جس کام میں میرے لیے خیر ہو وہ کام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہ کام اختیار فرما دیتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، لیکن ظاہری اعتبار سے وہ کام اس بندہ کی سمجھ میں نہیں آتا تو وہ بندہ اپنے پروردگار پر ناراض ہوتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تو یہ کہا تھا کہ میرے لیے اچھا کام تلاش کیجیے، لیکن جو کام ملا وہ تو مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے، اس میں تو میرے لیے تکلیف اور پریشانی ہے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد جب انجام سامنے آتا ہے تب اس کو پتا چلتا ہے کہ

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے میرے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا۔ اُس وقت اس کو پتا نہیں تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے ساتھ زیادتی اور ظلم ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا صحیح ہونا بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں ظاہر ہو گا۔" (اصلاحی خطبات جلد 10)

"اصلاحی خطبات" سے اس روایت کی مزید تفصیلات آگے ذکر ہوں گی ان شاء اللہ۔

استخارہ کی حقیقت:

استخارہ کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرنا یعنی خیر اور بھلائی مانگنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ استخارہ کی حقیقت صرف اور صرف دعا ہے بس! اس کے علاوہ استخارے سے متعلق جتنے بھی تصورات اور خیالات لوگوں نے ایجاد کیے ہیں وہ سب غلط ہیں۔

استخارہ کا طریقہ:

استاد محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم یوں بیان فرماتے ہیں:

"استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھے۔ نیت یہ کرے کہ میرے سامنے دو راستے ہیں، ان میں سے جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمادیں۔ پھر دو رکعت پڑھے اور نماز کے بعد استخارہ کی وہ مسنون دعا پڑھے جو حضور اقدس ﷺ نے تلقین فرمائی ہے، یہ بڑی عجیب دعا ہے، پیغمبر ہی یہ دعا مانگ سکتا ہے، اور کسی کے بس کی بات نہیں! اگر انسان ایڑی چوٹی کا زور لگالیتا تو بھی ایسی دعا کبھی نہ کر سکتا جو نبی کریم ﷺ نے تلقین فرمائی۔" (اصلاحی خطبات جلد 10)

گویا کہ استخارے کا طریقہ صرف اور صرف اتنا ہی ہے کہ دو رکعات نفل نماز ادا کر کے استخارے کی مسنون دعا مانگی جائے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی طریقے لوگوں نے استخارے کے ایجاد کیے ہیں ان کا استخارے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے سنت طریقے کی پیروی کرنی چاہیے۔

دُعائے اِستخارہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَفِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ.

ترجمہ:

اے اللہ! میں آپ کے علم کے واسطے سے آپ سے خیر مانگتا ہوں اور آپ کی قدرت کے واسطے سے آپ سے قدرت چاہتا ہوں، اور آپ سے آپ کے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیوں کہ آپ قادر ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور آپ علم رکھتے ہیں اور میں علم نہیں رکھتا، اور آپ غیب کا علم رکھتے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام (جس کے متعلق دعا مانگ رہا ہوں) میرے حق میں خیر اور بھلائی والا ہے، میرے دین کے لیے بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے لیے بھی بہتر ہے، فی الحال بھی اور انجام کے اعتبار سے بھی خیر اور بھلائی والا ہے تو اس کام کو میرے لیے مقدّر (اور تجویز) فرما دیجیے اور اس کو میرے لیے آسان فرما دیجیے اور پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دیجیے۔ اور اگر آپ کے علم میں یہ کام (جس کے متعلق دعا مانگ رہا ہوں) میرے حق میں شر اور بُرائی والا ہے، میرے دین کے لیے بھی بُرا ہے، میری معاش اور دنیا کے لیے بھی بُرا ہے، فی الحال بھی اور انجام کے اعتبار سے بھی شر اور بُرائی والا ہے تو اس کام کو مجھ سے ہٹا دیجیے اور مجھے بھی اس کام سے دور کر دیجیے، اور (اس کے بدلے) میرے لیے خیر اور بھلائی مقدر کر دیجیے، جہاں کہیں بھی ہو، اور پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن بھی کر دیجیے۔

- صحیح بخاری میں ہے:

1162- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ

بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ- فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ- فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي». قَالَ:«وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ».

- سنن ابی داود میں ہے:

1540- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى -الْمَعْنَى وَاحِدٌ- قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ لَنَا: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ -يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِى يُرِيدُ- خَيْرٌ لِى فِى دِينِى وَمَعَاشِى وَمَعَادِى وَعَاقِبَةِ أَمْرِى فَاقْدُرْهُ لِى وَيَسِّرْهُ لِى وَبَارِكْ لِى فِيهِ، اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِى مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِى عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّى وَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِى بِهِ»، أَوْ قَالَ: «فِى عَاجِلِ أَمْرِى وَآجِلِهِ».

اندازہ لگائیے کہ یہ دعا کس قدر جامع ترین اور بہترین دعا ہے کہ اس سے بہتر انداز میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت پیش نہیں کی جاسکتی!!

فائدہ: استخارہ کی یہ دعا پڑھتے وقت جب "هٰذَا الْأَمْرَ" تک پہنچے جس کے نیچے لکیر لگادی گئی ہے تو اس کام کا تصور کرے جس کے بارے میں استخارہ کیا جارہا ہے، البتہ اگر اس جگہ توجہ نہ بھی کی تب بھی استخارہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

وضاحت: چوں کہ یہ دعائے استخارہ بھی ایک دعا ہے اس لیے اس کو پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا

بیان کی جائے پھر درود شریف پڑھا جائے، اس کے بعد توجہ کے ساتھ یہ دعائے استخارہ مانگی جائے، پھر درود شریف پڑھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جائے۔

استخارہ کا نتیجہ:

استخارہ کرنے کے بعد مطمئن ہوجانا چاہیے کہ اب جو ہوگا بہتر ہی ہوگا اور اس میں خیر ہی ہوگی، کیوں کہ ہوتا یوں ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد جس جانب خیر ہوگی اس کے لیے اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دیتا ہے جس کے نتیجے میں ہوتا وہی ہے جس میں خیر ہوتی ہے، اور جس جانب خیر نہیں ہوتی اس میں رکاوٹیں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں کہ وہ کام ہوتا ہی نہیں۔ بس یہ حقیقت ہے استخارہ کی!

استخارہ کن کاموں کے لیے کیا جاسکتا ہے؟

استخارہ درج ذیل کاموں کے لیے کیا جاسکتا ہے:

- کسی جائز کام کو کرنے یا نہ کرنے کے لیے۔
- ایک سے زائد جائز کاموں میں سے کسی ایک کے انتخاب کے لیے کہ فلاں بہتر ہے یا فلاں۔
- دو ایسے مستحب کام جن میں سے کسی ایک ہی کو اختیار کیا جاسکتا ہے ان میں سے کسی ایک کے انتخاب کے لیے۔
- کوئی ایسا واجب کام جس کے لیے کوئی وقت مقرر نہ ہو اس کے لیے وقت کے انتخاب کے لیے کہ یہ فلاں وقت میں بہتر رہے گا یا فلاں وقت میں۔
- نکاح جیسے اعمال کے لیے کہ فلاں جگہ بہتر رہے گا یا فلاں جگہ، اور کس وقت بہتر رہے گا۔

ان کے علاوہ درج ذیل کاموں کے لیے استخارہ نہیں کیا جاسکتا:

- کسی گناہ اور ناجائز کام کو کرنے یا نہ کرنے کے لیے، کیوں کہ شریعت میں اس کام کو نہ کرنا ہی طے ہے اور اس میں شر کا ہونا واضح ہے۔

- کسی فرض، واجب یا سنت مؤکدہ کام کو کرنے یا نہ کرنے کے لیے، کیوں کہ شریعت میں ان کا کرنا طے ہے اور اس میں خیر کا ہونا واضح ہے۔
- حلال و حرام یا جائز و ناجائز معلوم کرنے کے لیے استخارہ کرنا بھی شریعت کے خلاف ہے۔

اس کے علاوہ مزید تفصیلات بھی ہیں جس کے لیے مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم کی کتاب "مشورہ اور استخارہ کے فضائل واحکام" ملاحظہ فرمائیں۔

اِستخارہ سے متعلق چند غلط فہمیوں کا اِزالہ

استخارہ کا کوئی وقت مقرر نہیں:

استاد محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں:

"بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشا کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے۔ ایسا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے اس وقت یہ استخارہ کرلے۔ نہ رات کی کوئی قید ہے، اور نہ دن کی کوئی قید ہے، نہ سونے کی کوئی قید ہے اور نہ جاگنے کی کوئی قید ہے۔"

(اصلاحی خطبات جلد 10)

استخارہ کے بعد دل کے رجحان کی حقیقت:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد دل کسی ایک جانب مائل ہو جائے گا جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اس کام میں خیر ہے۔ تو واضح رہے کہ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ دل کسی ایک جانب ضرور مائل ہو جائے یا جس جانب مائل ہو جائے اسی میں خیر ہو گی، بلکہ زیادہ سے زیادہ دل کے میلان کو اسباب میں سے شمار کیا جا سکتا ہے کہ گویا کہ یہ رجحان اس کام کے کرنے یا نہ کرنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

استاد محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم کے بیان سے ایک طویل اقتباس نقل کیا جاتا

ہے جس سے اس مسئلے سمیت متعدد امور اچھی طرح واضح ہو سکیں گے ان شاءاللہ، ملاحظہ فرمائیں:

استخارہ کا نتیجہ:

"بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کرے، اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے۔ لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف دل میں رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد پھر بھی حاصل ہے، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے پتا بھی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ استخارہ کے بعد اسباب ایسے پیدا فرما دیتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے۔ اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتا نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

تمہارے حق میں یہی بہتر تھا:

اب جب وہ کام ہو گیا تو اب ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے کہ یااللہ! میں نے آپ سے مشورہ اور استخارہ کیا تھا، مگر کام وہ ہو گیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں کہ ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے، وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا۔ بعض اوقات دنیا میں تجھے پتا چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں بھی پتا نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتا چلے گا کہ واقعتاً یہی میرے لیے بہتر تھا۔

تم بچے کی طرح ہو:

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے ایک بچہ ہے جو ماں باپ کے سامنے مچل رہا ہے کہ فلاں چیز کھاؤں گا اور ماں باپ جانتے ہیں کہ اس وقت بچے کا یہ چیز کھانا بچے کے لیے نقصان دہ ہے اور مہلک ہے۔ چنانچہ ماں باپ بچے کو وہ چیز نہیں دیتے، اب بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ میرے ماں باپ نے میرے ساتھ ظلم کیا، میں جو چیز مانگ رہا تھا وہ چیز مجھے نہیں دی اور اس کے بدلے میں مجھے کڑوی کڑوی دوا کھلا رہے ہیں۔ اب وہ بچہ اس دوا کو اپنے حق میں خیر نہیں سمجھ رہا ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد جب اللہ تعالیٰ اس بچے کو عقل اور فہم عطا فرمائیں گے اور اس کو سمجھ آئے گی تو اس وقت اس کو پتہ چلے گا کہ میں تو اپنے لیے موت مانگ رہا تھا اور میرے ماں باپ میرے لیے زندگی اور صحت کا راستہ تلاش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ وہ راستہ اختیار فرماتے ہیں جو انجام کار بندہ کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ اب بعض اوقات اس کا بہتر ہونا دنیا میں پتا چل جاتا ہے اور بعض اوقات نہیں چلتا۔

استخارہ کرنے کے بعد مطمئن ہو جاؤ:

اسی وجہ سے اس حدیث [جو کہ ما قبل میں نمبر 3 میں بیان ہو چکی] میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے ہیں کہ جب تم کسی کام کا استخارہ کر چکو تو اس کے بعد اس پر مطمئن ہو جاؤ کہ اب اللہ تعالیٰ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے وہ خیر ہی کا فیصلہ فرمائیں گے، چاہے وہ فیصلہ ظاہر نظر میں تمہیں اچھا نظر نہ آرہا ہو، لیکن انجام کے اعتبار سے وہی بہتر ہو گا۔ اور پھر اس کا بہتر ہونا یا تو دنیا میں معلوم ہو جائے گا ورنہ آخرت میں جا کر تو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا۔" (اصلاحی خطبات جلد 10)

کسی اور سے استخارہ کرانے کی رسم:

استخارہ کا سنت طریقہ یہی ہے کہ آدمی خود ہی کرے، جس کی متعدد وجوہات ہیں:

- کسی دوسرے سے استخارہ کرانے کا قرآن وسنت سے ثبوت نہیں ملتا۔
- استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اپنی ہی ذاتی حاجت کے لیے کیا جانے والا ایک عمل ہے، نہ کہ دوسرے کی حاجت کے لیے۔
- استخارے سے متعلق احادیث میں جو دعا وارد ہوئی ہے اس کے الفاظ اور صیغے واضح طور پر صاحبِ حاجت ہی کے بارے میں ہیں جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہر آدمی استخارہ خود ہی کرے۔

ان جیسی متعدد وجوہات سے یہی بہتر اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنی حاجات کے لیے خود ہی استخارہ کرے، کسی اور سے استخارہ کرانا سنت نہیں، خصوصًا آجکل جو صورتحال ہے کہ خود تو استخارہ کرتے ہی نہیں بلکہ دوسروں ہی سے کراتے ہیں اور یہی مزاج رائج ہو رہا ہے کہ دوسروں ہی سے کرانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، حتی کہ اب تو باقاعدہ ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ میں آن لائن استخارہ کرانے کا سلسلہ عروج پر ہے۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔ یہ ساری صورتحال سنت کے مزاج کے خلاف ہیں، اس لیے ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

نمازِ استخارہ سے متعلق اہم مسائل:

1۔ نماز استخارہ چوں کہ نفل نماز ہے اس لیے اس کے وہی احکام ہیں جو کہ عام نفل نماز کے ہیں۔

2۔ نماز استخارہ کے لیے کوئی سورت خاص نہیں، بلکہ اس میں کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے۔

4۔ نماز استخارہ کی نفل نماز مکروہ اوقات میں ادا کرنا جائز نہیں، یہ صرف انھی اوقات میں ادا کرنا جائز ہے جن میں نفل نماز ادا کرنا جائز ہے۔

استخارہ کی مختصر دعا:

استاد محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں:

''اوپر استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض کیا یہ تو اُس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اس وقت تو دو رکعت پڑھ کر وہ مسنون دعا پڑھے۔ لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اس کو پوری دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا، اس لیے کہ اچانک کوئی کام سامنے آگیا اور فورًا اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے، اس موقع کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے ایک دعا تلقین فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ. (شعب الایمان حدیث:200)

اے اللہ! میرے لیے آپ پسند فرمادیجیے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ بس یہ دعا پڑھ لے۔ اس کے علاوہ ایک اور دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِيْ. (صحیح مسلم حدیث:7086)

اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمائیے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھیے۔

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ. (سنن الترمذی حدیث:3483)

اے اللہ! جو صحیح راستہ ہو وہ میرے دل پر اِلقا فرمادیجیے۔ ان دعاؤں میں سے جو دعا یاد آجائے اس کو اسی وقت پڑھ لے۔ اور اگر عربی میں دعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دعا کرلو کہ یااللہ مجھے یہ کشمکش پیش آگئی ہے آپ مجھے صحیح راستہ دکھادیجیے۔ اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یااللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آگئی ہے، آپ صحیح راستہ دل میں ڈال دیجیے، جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لیے خیر ہو۔'' (اصلاحی خطبات جلد10)

- ردالمحتار:

مَطْلَبٌ فِي رَكْعَتَي الِاسْتِخَارَةِ:

(قَوْلُهُ: وَمِنْهَا رَكْعَتَا الِاسْتِخَارَةِ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:ـ ان رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ- فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ- فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي». قَالَ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إلَّا مُسْلِمًا، «شَرْحُ الْمُنْيَةِ».

[تَتْمِيمٌ] .... وَقَوْلُهُ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ» قَالَ ط: أَيْ بَدَلَ قَوْلِهِ: «هَذَا الْأَمْرَ». اهـ. قُلْت: أَوْ يَقُولُ بَعْدَهُ: وَهُوَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالُوا: الِاسْتِخَارَةُ فِي الْحَجِّ وَنَحْوِهِ تُحْمَلُ عَلَى تَعْيِينِ الْوَقْتِ. وَفِي «الْحِلْيَةِ»: وَيُسْتَحَبُّ افْتِتَاحُ هَذَا الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالْحَمْدَلَةِ وَالصَّلَاةِ. وَفِي الْأَذْكَارِ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّانِيَةِ الْإِخْلَاصَ. اهـ..... وَيَنْبَغِي أَنْ يُكَرِّرَهَا سَبْعًا؛ لِمَا رَوَى ابْنُ السُّنِّيِّ: «يَا أَنَسُ، إذَا هَمَمْت بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّك فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْظُرْ إلَى الَّذِي سَبَقَ إلَى قَلْبِك فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ». وَلَوْ تَعَذَّرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ اسْتَخَارَ بِالدُّعَاءِ اهـ مُلَخَّصًا. وَفِي «شَرْحِ الشِّرْعَةِ»: الْمَسْمُوعُ مِنَ الْمَشَايِخِ أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَنَامَ عَلَى طَهَارَةٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ قِرَاءَةِ الدُّعَاءِ الْمَذْكُورِ، فَإِنْ رَأَى مَنَامَهُ بَيَاضًا أَوْ خُضْرَةً فَذَلِكَ الْأَمْرُ خَيْرٌ، وَإِنْ رَأَى فِيهِ سَوَادًا أَوْ حُمْرَةً فَهُوَ شَرٌّ يَنْبَغِي أَنْ يُجْتَنَبَ اهـ.

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

13ربیع الثانی1441ھ/ 11دسمبر 2019

03362579499